سرکلر نمبر: 04/2018

دی پنجاب اسکول

تاریخ: 22/01/2018

محترم والدین!

السلام علیکم۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ حال ہی میں قصور میں ہونے والے بہیمانہ فعل نے ایک سراسیمگی کی کیفیت پیدا کررکھی ہے۔ والدین اپنے بچوں کی حفاظت کے بارے میں یقیناً فکرمند ہیں اور انھیں فکرمند ہونا بھی چاہیے، کیوں کہ حالات وواقعات سے اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ معاشرے، حکومت اور کسی حد تک والدین کی کوتاہیاں ہی اس قسم کے حادثات کا باعث بنتی ہیں۔ یہ بھی ایک تلخ حقیقت ہے کہ ہمارا معاشرہ اس وقت اخلاقی طور پر دیوالیہ ہوچکا ہے۔ اسلامی تہذیب وتمدّن سے دوری اور مغربی تہذیب کی اندھادھند پیروی نے نہ صرف مذہب سے بے گانگی پیدا کررکھی ہے کہ بلکہ بے راہ روی اور بداخلاقی کو بھی فیشن اور جدّت کے نام پر عام کررکھا ہے۔

ہم سب کے لیے لمحۂ فکریہ تو یہ ہے کہ Fashion اور Confidence کے نام پر نئی نسل کو دی جانے والی بے جا آزادی نے بھی بہت ساری قباحتوں کے در وا کردیے ہیں۔ وہ اسلامی روایات جو مشرقی تہذیب کا حسن تھیں فرسودہ قرار دی جاچکی ہیں، دادیوں، نانیوں اور والدین کی پُرشفقت روک ٹوک اور تربیت کے انداز کو تنگ نظری قرار دے کررد کیا جاچکا ہے، آزادیٔ نسواں کے غلط تصورات اور مردوں کے شانہ بشانہ چلنے کے شوق نے بچوں سے ان کی اولین درس گاہ چھین لی ہے۔ سوشل میڈیا اور سمارٹ فون بے حیائی اور فحاشی پھیلانے میں اپنا جو کردار ادا کررہے ہیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں لیکن اس کے باوجود والدین بغیر مناسب رہنمائی اور نگرانی کے اپنے بچوں کو فخر اور ذوق وشوق کے ساتھ مہنگے موبائل اور Tablets خرید کر تھمادیتے ہیں۔ مشاہدے اور تجربے سے یہ بات بھی ثابت ہوچکی ہے کہ عمر کے انتہائی نازک اور خطرناک دور میں مخلوط اکیڈمیاں طلبہ وطالبات کو نہ صرف جذباتی ہیجان میں مبتلا کرتی ہیں بلکہ فسادِ قلب ونظر کا باعث بھی بنتی ہیں۔

ہمیں انتہائی سنجیدگی کے ساتھ اب یہ فیصلہ کرنا چاہیے کہ اپنے دینی تشخّص کی حفاظت اور معاشرے میں اخلاقی گراوٹ کے تدارک کے لیے ہم اپنا کردار کیسے ادا کرسکتے ہیں؟

محترم والدین!

بچوں میں ضابطۂ اخلاق کی پابندی اور محفوظ ماحول کی فراہمی کی ذمہ داری طلبہ، اساتذہ اور والدین کے اشتراکِ عمل ہی سے ممکن ہے۔ الحمدُللہ! دی پنجاب اسکول میں بچوں کی بہترین تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی اخلاقی تربیت اور حفاظت کے لیے ہر ممکن اقدامات بروقت کیے جاتے ہیں۔ طلبہ وطالبات کی حفاظت کے پیشِ نظر اسکول کی تمام عمارتوں میں سیکیورٹی کیمرے نصب کیے گئے ہیں۔ اسکول لگنے کے اوقات سے آدھا گھنٹا قبل اسکول کے ہر گیٹ پر MOD کے لیے اساتذہ موجود ہوتے ہیں جو چھٹی کے بعد آخری بچے کی روانگی تک اسکول میں ٹھہرنے کے پابند ہوتے ہیں۔ بچوں کی ہر قسم کی ذہنی ونفسیاتی الجھنوں کو دور کرنے کے لیے Child Psychologist کی سہولت بھی دستیاب ہے۔

اپنے بچوں کی بہترین تربیت اور کسی بھی قسم کی ناگوار صورت حال سے محفوظ رہنے کے لیے حفظِ ماتقدّم کے طور پر والدین کو درج ذیل تدابیر اختیار کرنے کی اشد ضرورت ہے:

۱۔ اپنے بچوں کو مناسب وقت دیں کیوں کہ آپ کی طرف سے اپنے بچوں کو دی جانے والی تمام سہولیات میں سے یہ سب سے زیادہ اہم ہے۔

۲۔ اپنے بچوں کے بہترین دوست اور راز دار بنیے تا کہ وہ ہر اچھی، بری بات بلا جھجک آپ کے ساتھ کر سکیں۔

۳۔ اپنے بچوں کے کھانے، کھیلنے، پڑھنے اور سونے کے اوقات مقرر کیجیے اور وقتاً فوقتاً چیک بھی کیجیے۔

۴۔ اپنے بچوں کے دوستوں کے بارے میں نہ صرف معلومات رکھیے بلکہ کبھی کبھار ان سے ملاقات بھی کیجیے۔

۵۔ بچوں سے پیار کیجیے، لیکن ان کی ہر جا و بے جا خواہش ہمیشہ پوری نہ کیجیے بلکہ بچوں کو ان کے ارادوں کی شکست کو بھی قبول کرنا سکھائیے۔

۶۔ یہ تصوّر نہ کیجیے کہ آپ کا بچہ غلط نہیں ہو سکتا بلکہ اسکول یا اساتذہ کی شکایات پر بچوں سے باز پرس ضرور کیجیے کیوں کہ اسلام نے اساتذہ کو بچوں کے روحانی والدین قرار دیا ہے اور وہ یقیناً آپ کے بچوں کے دلی خیر خواہ ہیں۔

۷۔ بچوں کو اساتذہ کرام کے ادب و احترام کی تربیت دیجیے تا کہ وہ آپ کے بعد اپنے اساتذہ کے ساتھ محبت اور اعتماد کا رشتہ قائم کر سکیں۔

۸۔ چھٹی کے بعد پندرہ، بیس منٹ کے اندر اندر اپنے بچوں کو گھر لے جانے کو یقینی بنائیے۔ تاہم کسی ہنگامی صورت میں قبل از وقت اسکول چھوڑ کر جانے یا چھٹی کے بعد دیر سے لے کر جانے کی صورت میں MOD اساتذہ کو مطلع کیجیے۔

۹۔ اپنے بچوں کو اس بات کی سختی کے ساتھ تاکید کیجیے کہ وین یا رکشہ نہ آنے پر خود سے، یا کسی دوست کے ساتھ گھر جانے سے گریز کریں بلکہ ایسی صورتِ حال میں پنجاب اسکول کے مروجہ طریقے کے مطابق MOD اساتذہ کے توسط سے والدین کے ساتھ فون پر رابطہ کریں۔

۱۰۔ اپنے بچوں کو ابتدا ہی سے اپنے اسلامی تشخّص اور دینی روایات پر فخر کرنا سکھائیے نیز مغربی تہذیب اور فیشن کی چکا چوند کے مضرات سے بچوں کو آگاہ کیجیے۔ ہمارا نصب العین اپنے بچوں کو سچے اور باکردار مسلمان بنانا ہے لہٰذا بچوں کے لباس کا انتخاب کرتے ہوئے ان کی ظاہری ہیئت، صحت و سلامتی، نفاست اور اسلامی روایات کو معیار بنائیے کیوں کہ لباس کا اصل مقصد زیب و زینت نہیں بلکہ ستر پوشی ہے۔

۱۱۔ ہم یہ بات دعوے اور فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ دی پنجاب اسکول کے بچوں کو کسی اکیڈمی کی ضرورت نہیں نیز اسکول اور اکیڈمی دونوں کو بیک وقت خوش اسلوبی کے ساتھ نبھانا بھی ممکن نہیں ہوتا۔

۱۲۔ اپنے بچوں کے روّیے میں کسی قسم کی غیر معمولی تبدیلی مثلاً جھوٹ، چڑچڑاپن، سستی، بے چینی، ضرورت سے زیادہ نیند، یا پُر اسرار خاموشی کو نظر انداز مت کیجیے بلکہ پورے اعتماد کے ساتھ Child Psychologist سے رابطہ کیجیے۔

ہمیں امید ہے کہ ہمیشہ کی طرح آپ کا تعاون ہمارے عزم کو مہمیز کرے گا کیوں کہ بحثیت مسلمان ہمیں مل جل کر اپنی نئی نسل کی حفاظت کرنی ہے تا کہ وہ باکردار مسلمان بن کر اس مملکتِ خداداد کی باگ ڈور سنبھالے اور تمام دجّالی فتنوں سے اسلام کے اس قلعے کو پاک کر دے۔ آمین۔

آپ کے تعاون کی متمنی

اسکول انتظامیہ